مدح امام چہارم علیہ السلام

حسان الہند مولانا سید کامل حسین نقوی کاملؔ جائسی

نہ رہا کچھ بھی مری خاک میں الفت کے سوا
خیر کچھ بچ تو گیا خارج قسمت کے سوا

کبھی دو دل نہ ملے گرمیٔ الفت کے سوا
دل میں ٹانکا نہ لگا سوز محبت کے سوا

دل میں کچھ بھی نہ سمایا تری الفت کے سوا
آئینہ تنگ نظر ہے تری صورت کے سوا

خوب معلوم ہے پرکاریٔ ارباب جمال
فائدہ عرض تمنا سے خجالت کے سوا

یہ دم نزع تو ہی ہے کہ مجھے دھوکا ہے
سب کو پہچان رہا ہوں تری صورت کے سوا

میری تصویر میں اب سرخیٔ امید بھی ہے
رنگ کچھ اور چڑھا زردئی الفت کے سوا

ہم بھی خیرات گہہ روز ازل سے گذرے
ہم کو بخشا نہ گیا حسن طبیعت کے سوا

کس قدر عالم تخلیق میں رنگینی ہے
اور مقصود نہیں کچھ میری حیرت کے سوا

کچھ مرے پاس نہیں اشک ندامت کے سوا
پھر بھی کہتا ہوں نہ لوں گا تری جنت کے سوا

ذرۂ فاضل طینت ہوں کہاں جاؤں گا
چین پائے گی نہ جنت میری طینت کے سوا

واہ رے سید سجادؑ ترا کیا کہنا!
آسماں تنگ نہ ہوتا تری وسعت کے سوا

ان سے باتیں تو بہت کیں ہیں مگر وقت جواب
اے کلیم اور بھی حاصل ہوا لکنت کے سوا

سنگ اسود کو گواہی پہ زباں ملتی ہے
وہ بھی ہوتا ہے جو کہلاتا ہے قسمت کے سوا

بھر دیا دامن سائل کو سوا دامن سے
اور ظاہر نہ کیا اپنی ندامت کے سوا

علم آدمؑ ہو کہ ادریسؑ، معلم ہیں حضور
درس گاہ ملکی ہے، در دولت کے سوا ؟

مومنہ کے تن بے جان میں جان آتی ہے
بات وہ ہے کہ جسے کہئے قیامت کے سوا

جز غم آل نبی کچھ نہیں ہم کو درکار
کوئی کیا لے کے کرے اپنی ضرورت کے سوا

دست نقاش ازل کھینچ کے تیری تصویر
جیسے سب بھول گیا ہو تری صورت کے سوا

یہ شکایت نہیں انداز طلب ہے مولاؑ
علم ہر شے کا تمہیں ہے مری حالت کے سوا

تیرے شیعوں کیلئے یہ تو تھی منہ مانگی مراد
اے رسولؐ اور بھی کچھ اجر رسالت کے سوا